Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳ | ۲۵ صلح ۱۳۲۸ ہش | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ | ۲۵ جنوری ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو گھٹنوں میں درد ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کی لندن سے روانگی

لندن ۲۴ ر جنوری۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لندن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ عبدالعزیز صاحب کے ہمراہ لندن سے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ۲۵ فروری کو کراچی پہنچ جائیں گے۔

مسلم خواتین کو اپنی زندگی اسلامی روایات کے مطابق بنانی چاہیئے

خواتین کے اجتماع سے مسٹر لیاقت علیخاں کا خطاب!

لاہور ۲۴ ر جنوری آج تیسرے پہر مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے عورتوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا آزادی کا مطلب یہ ہے کہ ملک و ملت کی خدمت کرنے کی آزادی حاصل ہو۔ سو یہ آزادی آج ہم میں سے ہر ایک کو حاصل ہے۔ آزادی کے کردار میں بنیادی خوبیاں یہ ہوتی ہیں کہ انسان ایمان دار ہو۔ دیانت دار ہو۔ اور مخلص ہو۔ ہر مسلم عورت کا فرض ہے کہ یہ خوبیاں اپنے اندر پیدا کرے انہیں چاہیئے کہ اپنی طرز زندگی اسلامی روایات کے مطابق بنائیں میں خواتین کو یقین دلاتا ہوں کہ انہیں پاکستان کی تعمیری کوششوں میں حصہ لینے سے ہرگز محروم نہ رکھا جائیگا لیکن انہیں یہ بات فراموش نہ کرنی چاہیئے کچھ کام ایسے ہیں جو عورتیں زیادہ بہتری سے کر سکتی ہیں بہ نسبت مردوں کے ان کاموں کی طرف اپنی توجہ زیادہ مبذول کرنی چاہیئے۔

مشرق وسطیٰ کے تمام اسلامی ممالک پاکستان کے متعلق محبت اور خلوص کے جذبات رکھتے ہیں

آزاد کشمیر حکومت کے سیکرٹری امور خارجہ کے تاثرات

لاہور ۲۴ ر جنوری۔ آج مقامی صحافیوں کی ایک کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے آزاد کشمیر گورنمنٹ کے سیکرٹری امور خارجہ قاضی ظہیر الدین نے جو حال ہی میں مشرقی وسطیٰ کے اسلامی ممالک کا تین ماہ تک لمبا دورہ کرنیکے بعد واپس تشریف لائے ہیں اپنے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کے عوام جن کی انسانیت کو مغربی استعمار بلکہ استعمار نے نہایت ہی اندر ان گنت مسموم انجکشن دئے ہیں۔ اب بھی اپنے دلوں کے کسی کونے میں اسلام اور اس پر مٹنے والوں کیلئے محبت کا جذبہ اور تڑپ ضرور رکھتے ہیں۔ آپ نے جہاں کہیں بھی ان کے روبرو پاکستان اور کشمیر کا ذکر کیا انہوں نے نہایت ہی محبت اور خلوص سے منجھے ہوئے جذبات سے اُن کا خیر مقدم کیا۔

آپ نے کہا کہ قاہرہ اور طہران میں تو میری پریس کانفرنسیں اسقدر کامیاب ہوئیں کہ وہاں رہنے والے ہندوستانی نمائندوں کو بواسطہ سیم و زر اپنا سیاسی دباؤ ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوئی لیکن پھر اُن ملکوں کے صحافی طبقہ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ ڈاکٹر ساجسین اور سید علی ظہیر کے کارکنوں کی مساعی جمیلہ اُن کے ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔

آپ ۸ اکتوبر گذشتہ کو کراچی سے جدہ روانہ ہوئے اور سب سے پہلے حج کی معنوی برکات سے فیضیاب ہونے کیلئے مکہ معظمہ پہنچے جہاں جلالت الملک ابن سعود سے ملاقی ہوئے اور کشمیر کی جنگ کے متعلق علماء عالم اسلام کا "جہاد کا فتویٰ" حاصل کیا مکہ معظمہ سے چلکر لبنان سے ہوتے ہوئے اور وہاں کے عوام کو کشمیر کے ستم رسیدوں کی داستان درد سناتے ہوئے آپ دمشق پہنچے جہاں آپ نے اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس کو خطاب کیا۔ دمشق کے بعد مصر میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کے علاوہ آپ نے اخوان المسلمون شبان المسلمین۔ اتحاد النسائی اور دیگر اداروں کے ماتحت تمام علمی و ادبی اور سیاسی اداروں میں تقریروں کے ذریعہ اپنی داستان دردکہی۔ مصر کے بعد بغداد اور طہران میں اپنے مشن کو کامیابی سے نباہتے ہوئے ۱۳ دسمبر کو واپس داخل پاکستان ہو گئے۔ آپ نے فرمایا میری ملاقاتوں تقریروں اور پریس کانفرنسوں کا اسقدر اثر ہوا کہ ... [illegible]

مشرقی بنگال کے کواپریٹو بنکوں کی کانفرنس

ڈھاکہ ۲۴ ر جنوری مشرقی بنگال کے امداد باہمی کے بنکوں کی ایک مشترکہ کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا۔ کانفرنس میں امداد باہمی کے بنکوں کو ترقی دینے کے علاوہ اس سوال پر بھی غور کیا جائیگا کہ بنک صوبہ کی روزمرہ کی ضروریات پورا کرنے کے سلسلے میں کیا مدد دے سکتے ہیں۔ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم مشرقی بنگال مسٹر نور الامین نے کہا مملکت پاکستان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے امداد باہمی کے بنک کافی مدد دے سکتے ہیں۔ یہ تحریک ہماری اجتماعی زندگی کے لئے ازحد مفید اور ضروری ہے۔ میں اس تحریک کے کارپردازوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسے ملک و ملت کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں۔ اور اس سلسلے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔

اخبار نویسوں نے کہا ہمارا یہ پیغام ہندوستانی اکابرین تک پہنچا دیجئے جب تک ہندوستان کشمیر اور پاکستان کے متعلق اپنی مستبدانہ پالیسی تبدیل نہیں کرتا۔ ایران کسی قسم کے خلوص اور دوستی کی توقع کرنا عبث ہے (نامہ نگار خصوصی)

انڈونیشیا کا مسئلہ اور ایشیائی کانفرنس

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان

لاہور ۲۴ ر جنوری چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان جو دہلی کی ایشیائی کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے بعد لاہور تشریف لے آئے ہیں۔ ایک بیان میں کہا مجھے توقع ہے کہ ایشیائی کانفرنس نے انڈونیشیا کے متعلق جو متفقہ فیصلے کئے ہیں ان سے سلامتی کونسل کو اس مسئلہ کا تسلی بخش حل تلاش کرنے میں کافی مدد ملے گی۔

عنقریب پاکستانی مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہوگا

صدارت کے عہدے کا انتخاب کیا جائیگا

کراچی ۲۴ ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ ۱۹-۲۰ ر فروری کو پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا جس میں آئندہ سال کے لئے لیگ کا صدر منتخب کیا جائیگا نیز مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کا انتخاب بھی ہوگا۔

جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ہر عبدالشکور کنزے کو عشائیہ

(سٹاف رپورٹر)

لاہور ۲۴ ر جنوری۔ آج جماعت احمدیہ لاہور نے ہمارے جرمن نو مسلم بھائی کو رتن باغ میں شام کے ۵ بجے دعوت عشائیہ دی۔ جس میں دیگر اکابر جماعت کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی حاضرین دعوت میں انڈین ڈپٹی ہائی کمشنر لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر جعفری۔ اکاونٹنٹ جنرل مسٹر بشیر احمد۔ اسلامیہ کالج کے پرنسپل مسٹر تاثیر لاء کالج کے پرنسپل عبدالقیوم خاں اور سٹی مسلم لیگ کے صدر نوابزادہ رشید علیخاں کی شخصیتیں نمایاں تھیں۔ دعوت کے خاتمہ پر تلاوت کے بعد شیخ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ہر عبدالشکور کنزے کو ایک مختصر تقریر کے ساتھ جماعت کی طرف سے مرحبا کہا۔ جس کا جواب مسٹر کنزے نے نہایت ہی محبت بھرے الفاظ میں دیا اور قادیان کے حصول کیلئے مخلصانہ اور درد مندانہ دعائیں رب کی تلقین کی۔ آخر میں حضرت امیر المومنین نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا مسٹر کنزے اور ان سے پہلے مسٹر بشیر احمد آرچرڈ یورپین اقوام میں ایسے دو فرد ہیں جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اسلام کو ایک سوسائٹی کی طرح نہیں بلکہ مذہب سمجھکر قبول کیا ہے اور اسے اپنی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی کرنے کی کوشش کی ہے۔ ... فرمایا ہماری تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں بیرونی ممالک میں پاکستان کی قومی زبان اُردو کی اشاعت بھی ہو رہی ہے ... [illegible]

مغربی پنجاب کی عنانِ حکومت گورنر کو سونپ دی گئی

کراچی ۲۴ ر جنوری پاکستان کے گورنر جنرل نے مغربی پنجاب کے گورنر کو ہدایت دی ہے کہ صوبے میں بدانتظامی اور رشوت ستانی کے پیش نظر وہ صوبے کا انتظام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ اور موجودہ اسمبلی کو توڑ کر نئے انتخابات کرانے کا انتظام کریں۔

قبول احمدیت کے بعد احمدیہ لٹریچر پڑھنے کیلئے اُردو سیکھنی پڑتی ہے

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

پاکستان کو خوشحال بنانے کے لئے کامل اتحاد نہایت ضروری ہے

پاکستان برداشت نہیں کریگا کہ کشمیر کے ۳۰ لاکھ مسلمان غیروں کے پنجۂ استبداد میں دبے رہیں

لائل پور کے اجتماع عظیم میں وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

لاہور ۲۴ جنوری۔ کل سہ پہر لائل پور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے فرمایا اگر ہم پاکستان کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر کامل اتحاد پیدا کرنا چاہیئے اگر ہم اپنے اندر کامل اتحاد پیدا کرلیں۔ اور اخلاص اور دیانتداری کے ساتھ پاکستان کی خدمت کرنے کا تہیہ کریں تو جلد ہی پاکستان دنیا کا طاقتور ترین ملک بن جائیگا۔ آپ نے کہا قائد اعظم کے تن تنہا پاکستان حاصل کرنے کا راز ان کی دیانت ان کے اخلاص اور مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے مجتمع کرنے کی کامیاب کوشش میں مضمر تھا۔

وزیر اعظم پاکستان نے فرمایا۔ وہی خوبیاں جن کی بدولت ہم حصول پاکستان کے قابل بنے تھے۔ اب ہمیں پاکستان کو ایسا ملک بنانے میں مدد دے سکتی ہیں۔ جہاں سب کے لئے امن اور افراط کا دور دورہ ہوگا۔

اقتدار کے بھوکوں کی مذمت کرتے ہوئے آپ نے کہا اقتدار کی ہوس اور طمع زر جو آج بعض لوگوں کا ایمان بن چکے ہیں سب سے بڑی لعنت ہیں۔ پاکستان چند لوگوں کی ہوس زر پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ عوام کی بہبود اور آسائش کے لئے بنایا گیا ہے۔

غرباء کو پاکستان کی بنیاد کا نام دیتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ غریبوں کے یقین محکم ان کے عزم بلند اور دیانتداری کی بدولت ہی پاکستان تمام خارجی اور داخلی خطرات پر قابو پا سکے گا۔ اور ایک ایسا ملک بن جائے گا۔ جہاں معاشرتی مساوات انصاف اور مروت کا رواج ہوگا۔

آپ نے کہا پچھلے دنوں جب میں انگلستان گیا تو بڑے بڑے سیاسی مدبروں نے بھی اس امر پر اظہار حیرت کیا کہ تقسیم ہند کے بعد ستر لاکھ بے خانماں مہاجرین کی درآمد کے خوفناک مسئلے سے دوچار ہونے کے باوجود بھی ہم زندہ وسلامت بچ کیسے نکلے۔ اس کا میں یہی جواب دیا کرتا تھا کہ یہ صرف غرباء کا عزم اور اخلاص ہی تھا جس نے حکومت کو اس عظیم الشان مسئلے کو خوش اسلوبی کے ساتھ سلجھانے کے قابل بنایا

مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا۔ پاکستان کی روش ہمیشہ یہی رہی ہے کہ کشمیر کے مسئلے کا حل صرف کشمیری عوام ہی کر سکتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کبھی یہ گوارا نہیں کریگا کہ تیس لاکھ کشمیری مسلمان بیشتر اس کے کہ انہیں اپنی آزادانہ اظہار رائے کا ایک موقع مل سکے کسی غیر ملک کے پنجۂ استبداد میں دبے رہیں۔

آپ نے کہا۔ پاکستان نے کشمیر کمیشن کی تجاویز اس شرط پر قبول کی ہیں کہ کشمیر میں آزادانہ اور منصفانہ استصواب رائے عامہ کرایا جائیگا۔ ریاست جموں وکشمیر کے باشندوں پر کسی قسم کا ناجائز دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔ اور انہیں اپنی قسمت کا فیصلہ خود کرنے کا پورا پورا موقعہ دیا جائے گا۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی سرگرمیاں کم نہ کردیں بلکہ کشمیری کارکنوں کو زیادہ سے زیادہ امداد پہنچاتے رہیں۔

سفید روسی دوسری مرتبہ اشتراکیوں کے چنگل سے بھاگ رہے ہیں

قاہرہ ۲۴ جنوری "اخبار الیوم" کا نامہ نگار مقیم لنڈن رقمطراز ہے کہ برطانیہ منگل کو ہونے والے تل ابیب کے انتخابات سے قبل اسرائیل کو تسلیم کرے گا برطانیہ نے امریکہ کو اس بات پر بھی رضامند کر لیا ہے کہ وہ شرق اردن کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے میں امداد دیگا۔

اخبار مذکور نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ فلسطین پر سمجھوتہ ہو جانے سے مسائل کا آخری حل ہو جائے گا۔ حالانکہ یہ مسئلہ اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتا جب تک کہ صداقت جھوٹ پر غالب نہ آجائے۔ یعنی فلسطین اس کے اصل باشندوں کو مل جائے اور ان کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی حاصل ہو۔ جب تک کہ صیہونیت کے سامراج کو ختم نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک مشرق وسطی میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ آزادی اقتصادیات اور سوشل زندگی کیلئے ایک بہت بڑے خطرے کے مترادف ہے۔ (رائٹر)

سندھ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۳۰ جنوری کو منعقد ہو رہا ہے

ایجنڈا نہایت اہم امور پر مشتمل ہے

کراچی ۲۴ جنوری۔ سندھ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس یہاں ۳۰ جنوری کو منعقد ہو رہا ہے معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نہایت اہم امور پر غور کرے گی۔ ان باتوں میں مسٹر ایم۔ اے کھوڑو کا صدارت سے استعفیٰ اور ان لوگوں کے خلاف ضابطے کی کارروائی کرنا شامل ہے۔ جنہوں نے صوبے میں ایک متوازی لیگ قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت ایک نائب صدر کریں گے۔ کمیٹی اس بات پر بھی غور کرے گی۔ کہ سندھ صوبائی مسلم لیگ کے دستور پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جائے۔

ایجنڈے میں سندھ ہاری کمیٹی کی رپورٹ بھی شامل ہے۔ اس رپورٹ کے متعلق سندھ کی حکومت اور بعض لوگوں کے نقطۂ نظر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ مجلس عاملہ کے اراکین کی یہ رائے ہے کہ اس رپورٹ کو جلد از جلد شائع کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی صوبائی لیگ کے جنرل سیکرٹری آغا غلام نبی پٹھان اور کراچی سٹی مسلم لیگ کے صدر مسٹر اے ایم قریشی پر جو پابندی حکومت سندھ نے عائد کر رکھی ہے۔ اس پر بھی غور کرے گی (اسٹار)

جاپان کا تجارتی وفد کراچی آرہا ہے۔

کراچی ۲۴ جنوری۔ اتحادی طاقتوں کے اعلیٰ کمانڈر کی طرف سے جاپان کا ایک تجارتی وفد عنقریب یہاں آنے والا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ وفد پاکستان سے ایک لاکھ کپاس کی گانٹھیں خریدیگا۔ جو جاپان کے لئے اس سال کی فصل میں مخصوص کی گئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپانی وفد حکومت پاکستان کے ساتھ ملک کو جلد از جلد صنعتی اعتبار سے ترقی دینے کے لئے جاپان سے ٹیکنیکل ماہرین اور کاریگر روانہ کرنے کے مسئلے پر بھی گفت وشنید کریگا۔ (اسٹار)

لنڈن مسجد کے نائب امام پاکستان کے لئے روانہ ہوگئے ہیں

لنڈن ۲۴ جنوری۔ برطانیہ میں تین سال تک قیام کرنے کے بعد ہفتہ کے روز لنڈن کی مسجد کے نائب امام ظہور احمد باجوہ پاکستان کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔ اسٹیشن پر ان کو بہت سے برطانوی ہندوستانی اور پاکستانی دوستوں نے الوداع کہا۔ نائب امام راستے میں احمدیہ جماعت کے بہت سے مراکز کو دیکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (اسٹار)

حکومت برطانیہ اسرائیل کو تسلیم کرنیکے متعلق ابھی تک خاموش ہے

لنڈن ۲۴ جنوری۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے ان خبروں کے متعلق کہ برطانوی حکومت عنقریب اسرائیل کو تسلیم کرے گی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ لیبر پارٹی کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ اگلے ہفتہ اسرائیل کو تسلیم کرے گا۔ اخبار نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ برطانیہ کے نظریئے میں تبدیلی کا باعث پالیسی کی بجائے حالات ہیں۔ اخبار نے مزید کہا کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ بھی غالباً برطانیہ کے ساتھ ساتھ اسرائیل کو تسلیم کرلیں گے۔ لیکن پاکستان ہندوستان اور لنکا نے ابھی تک اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ (اسٹار)

اطالوی تجارتی وفد کی پاکستان میں آمد

کراچی ۲۴ جنوری۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ فروری کے پہلے ہفتے میں ۲۰ افراد پر مشتمل ایک اطالوی وفد یہاں آئے گا۔ وفد حکومت پاکستان اور تاجروں کے ساتھ مذاکرات کرے گا تاکہ پاکستان اور اٹلی کے درمیان تجارت کو وسیع کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جاسکے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وفد پاکستان کے مختلف اہم صنعتی مراکز کا بھی دورہ کرے گا (اسٹار)

مشرقی بنگال میں بہت جلد زمینداری سسٹم ختم کردیا جائیگا

ڈھاکہ ۲۴ جنوری۔ فریدپور کے ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے صدر مسٹر تمیز الدین خان نے اقلیتوں کو یقین دلایا کہ پاکستان میں ان سے انصاف ہوگا۔ ان کے حقوق ومفاد کی حفاظت کی جائیگی۔ آپ نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ مشرقی بنگال سے غیر مسلموں کا انخلا بند ہوگیا ہے جس کی وجہ بعض مفاد پرستوں ...

... کی منظوری حاصل تھی۔ آپ نے کہا ایک کمیٹی مقرر کردی گئی ہے جو زمینداری سسٹم ختم کرنے کے متعلق سفارشات پیش کرے گی۔ اور ان کے مطابق نیا قانون بنایا جائے گا۔ مولوی تمیز الدین خان فریدپور کے رہنے والے ہیں۔

روزنامہ الفضل

۲۵ جنوری ۱۹۴۹ء

انفرادی اخلاق ہی قومی عمارت کی بنیاد ہیں

کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اور نہ ترقی یافتہ کہلا سکتی ہے۔ اور نہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب تک اس کے افراد اعلےٰ اخلاق اوصاف کے حامل نہ ہوں۔ انفرادی اخلاق کی بلندی ہی اجتماعی اخلاق کی بنیادوں کو استوار کرتی ہے۔ اور قوم کے اعلےٰ مقاصد کی تکمیل اور قومی معیاروں کی تعمیر کے لئے اہم ترین سرمایہ بنتی ہے۔ جب تک کسی قوم کے افراد قوم کے نصب العین کا پورا پورا ادراک نہ رکھتے ہوں۔ اور اس نصب العین کے مطابق اپنی زندگیوں کی نشوونما نہ کرتے ہوں اور اپنے نجی اور سوشل اعمال کو اس نصب العین کے سانچوں میں نہ ڈھالیں۔ اس وقت تک قوم اپنے نصب العین کو حاصل نہیں کر سکتی۔ ایسی قوم جس کے افراد نکمے اور بے پرواہ ہوں جن کا کوئی معیار زندگی نہ ہو۔ جن کے اخلاق پست ہوں۔ ایسی قوم میں خواہ کتنے ہی اعلےٰ سے اعلےٰ اصولوں کی حامل حکومت قائم کی جائے۔ خواہ ایسی حکومت کتنی ہی اعلےٰ سے اعلےٰ قوانین جاری کرے۔ ان اعلےٰ اصولوں اور ان اعلےٰ قوانین کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اعلےٰ اصول اور قوانین جن کو کوئی قوم اپنا ہی نہیں سکتی۔ جس قوم کے افراد ان کو اپنی فطرت میں جذب ہی نہیں کر سکتے۔ یقیناً ان کا صحیح استعمال نہیں ہوگا۔ اور افراد ان کی زد سے بچنے کے لئے اپنی فطرت کے مطابق راستے تلاش کر لیں گے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک سخت گیر حکومت بزور اپنے قوانین کی پابندی کرانے میں بظاہر کامیابی حاصل کر لیتی ہے۔ لیکن ایسی کامیابی کو حقیقی کامیابی نہیں کہا جا سکتا۔ حقیقی کامیابی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب حکومت کے اصول اور اس کے افراد کے اخلاق اور اوصاف کے آئینہ دار ہوں۔ جو اس قوم کے افراد کی صحیح فطرت کا نتیجہ ہوں۔ جن اصولوں اور قوانین کو افراد کی ضمیروں سے طاقت حاصل ہوتی ہو۔ اور باہر سے نہ ٹھونسے گئے ہوں۔ باہر سے ٹھونسے ہوئے اصول خواہ کتنے بھی اعلےٰ ہوں۔ وہ کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ بجائے فائدہ کے اکثر نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ جن اصولوں پر افراد کا ایمان ہی نہیں ہوتا۔ جن اصولوں کی تائید افراد کا کیرکٹر نہیں کرتا۔ ان اصولوں کو ان پر ٹھونسنے کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ گڑبڑ پیدا ہو اور توازن قائم نہ رہے۔ عوام اور حکومت کی متضاد خیالی دونوں کے لئے مضر ہے۔ نہ تو حکومت ہی کبھی اطمینان کا سانس لے سکتی ہے۔ اور نہ عوام ہی کو چین نصیب ہو سکتا ہے۔ اس حقیقت کا ثبوت ہم کو برطانوی امریکی جمہوریت اور روس کی اشتراکی حکومتوں سے ملتا ہے۔ برطانوی امریکی جمہوریت جس طرح برطانیہ اور امریکہ میں کامیاب ہے۔ اس طرح ان ممالک میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ جن ممالک میں اس نے اندرونی طور پر نشوونما نہیں پائی۔ بلکہ باہر سے ٹھونسی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جو ممالک برطانیہ اور امریکہ کے براہ راست زیر اثر ہیں۔ وہاں بظاہر جمہوری طرز کی حکومتیں قائم ہیں۔ لیکن اگر ہم غور سے دیکھیں تو ان حکومتوں کا صحیح فائدہ ان ملکوں کے لوگ نہیں اٹھا رہے۔ امریکہ اور برطانیہ کے علاوہ جن ممالک میں دینی جمہوری حکومتیں قائم بھی ہوئی ہیں۔ وہ اس ہمواری اور کامیابی سے نہیں چل رہیں جس طرح امریکہ اور برطانیہ میں۔ جہاں جمہوری اصولوں نے بعض ملکوں میں زلزلے پیدا کر دیئے۔ اور ملک کے ملک کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ برطانیہ کئی صدیوں سے نہایت آرام اور سہولت سے ان اصولوں کے مطابق ارتقائی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔

اس کا سبب یہی ہے کہ جو دستور اس ملک میں قائم ہے وہ عوام کی ذہنیت کا آئینہ دار ہے لیکن جب یہ جمہوری اصول ایک ایسے ملک میں لے جائے جاتے ہیں۔ اور ان کے مطابق وہاں حکومت قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جہاں یہ اصول ارتقا پذیر نہیں ہوتے۔ اور جس کے لوگوں کی ذہنیت سے نتیجہ کے طور پر وہ قدرتاً پیدا نہیں ہوتے۔ تو یا تو اس ملک کے عوام اگر کمزور ہوں تو محض غلامانہ طور سے ان اصولوں کی پابندی کرنے لگتے ہیں۔ اور یا اگر حکومت کمزور ہوئی تو ملک میں بدامنی اور تنزل پھیل جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر دو صورتیں قوم کی ترقی کے منافی ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ اگر قوم کے افراد کی ذہنیت جلد جلد تبدیل ہو جائے۔ اور وہ ان اصولوں کو جلد جلد اپنا لے۔ تو حالات بھی جلد سدھر جائیں گے۔ اور پھر قوم صحیح طور پر جمہوری طرز حکومت کے نقطۂ نظر سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہو جائے گی۔ امریکہ میں جمہوریت اسی لئے جلد کامیاب ہو گئی۔ کہ وہاں کے افراد میں مؤثر طبقہ انگریزی افراد پر مشتمل تھا جس کی ذہنیت اس کے اصولوں کے مطابق پہلے ہی گھڑ گھڑائی موجود تھی۔ اس کے برخلاف ہم دیکھتے کہ خود یورپ کے بعض اور ایشیائی تمام ممالک میں ابھی تک انگریزی قسم کی جمہوریت اپنے پورے ماحول کے ساتھ قدم نہیں جما سکی۔ اور ان میں سے اکثر ممالک مختلف قسم کی تحریکوں کا گیند بنے ہوئے ہیں خاصکر ایشیائی لوگوں کی تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

نہ وہ اپنی قدیم وضع کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور نہ پوری پوری طرح اس خاص قسم کی جمہوریت کو ہی اپنا سکے ہیں۔ ان میں سے بھی مشرق وسطیٰ کے ممالک اور وہ ممالک جو اسلامی کہلاتے ہیں۔ خاص طور پر بے حد گو مگو اور شش و پنج کی حالت میں ہیں۔

اس وقت دوسری طرز حکومت جس کی طرف دنیا دیکھ رہی ہے وہ ہے جس کی بنیاد روسی اشتراکی اصولوں پر ہے۔ اگرچہ چین اور دوسرے جنوبی ایشیائی ممالک میں اس طرز حکومت کا اثر نمایاں نظر آ رہا ہے۔ لیکن جہاں تک ہمارا خیال ہے، اسلامی ممالک اس طرز حکومت کو بھی اسی طرح جذب نہیں کر سکتے۔ جس طرح وہ امریکی برطانوی جمہوری طرز حکومت کو جذب نہیں کر سکتے۔ اسلامی ممالک کی صورت میں یہ سوال اور بھی پیچیدہ بن کر رہ گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے سامنے اس وقت تین چیزیں ہیں۔ جو اپنے اپنے اثر کے لحاظ سے تقریباً یکساں وزن رکھتی ہیں ایک تو امریکی برطانوی جمہوریت ہے۔ دوسری روسی اشتراکی نظام۔ اور تیسری چیز اسلامی نظام ہے۔ امریکی برطانوی جمہوریت اور روسی اشتراکی نظام صرف ملکی سیاست کے نقطۂ نظر سے بہت اہم چیزیں ہیں۔ یہ دونوں نظام اس وقت اپنی اپنی برتری قائم رکھنے کے لئے باہم دست و گریبان ہیں۔ اور ایک دوسرے کو پچھاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور چونکہ دونوں کے پاس دنیاوی طاقت کا بے بہا خزانہ ہے۔ اس لئے اسلامی ممالک اور اقوام جو اس لحاظ سے بہت کمزور ہیں خواہ چاہیں یا نہ چاہیں دونوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور اس دلدل سے نہیں بچ سکتے۔ جو ان سربرآوردہ قوموں کی باہم ہنگامہ آرائی سے لازمی طور پر پیدا ہوتی ہے۔

آج مشرق وسطیٰ کی مسلمان اقوام میں جو بیداری خیالی ہم محسوس کر رہے ہیں۔ اس کی نمایاں ترین خصوصیت ان کا اسلام کی طرف رجحان ہے۔ لیکن یہ رجحان ابھی خواہشاتی درجہ سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ دوسرے نظاموں کی کشش کے علاوہ جو چیز اس راستہ میں بنیادی طور پر حائل ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ اقوام عملاً اسلامی کیرکٹر کو زائل کر چکی ہیں۔ اور مذکورہ بالا نظاموں کی طرح اسلامی نظام بھی ان کے لئے ایسی ہی چیز بن گیا ہے۔ جس کو گویا باہر ہی سے ٹھونسنے والی بات ہے۔ بے شک یہ اقوام کہلاتی تو مسلمان ہیں لیکن اسلامی اخلاق سے بالکل مبرا ہو چکی ہیں۔ وہ اسلامی اخلاق جو اولین کے لئے باعث ترقی و عروج ہوا تھا۔ اب ان اقوام میں کہیں نظر نہیں آتا۔ ان کی نظروں سے وہ نشان راہ اوجھل ہو گئے ہیں۔ جو ان صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کرتے تھے۔ جس پر قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو جادہ پیما کر دیا تھا۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے کسی قوم میں کوئی نظام مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اس قوم کی مشترکہ ذہنیت کا پیدا کردہ نہ ہو۔ جب تک وہ ان کی ذہنیت سے قدرتی نتیجہ کے طور پر ظہور پذیر نہ ہو۔ اس لئے اگر مسلمان اقوام چاہتی ہیں، کہ ان ممالک میں اسلامی نظام کے مطابق حکومتیں قائم ہوں۔ تو ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کے افراد پہلے اسلامی ذہنیت پیدا کریں۔ تاکہ قدرتی طور پر یہ نظام ان میں پھل پھول سکے۔ اور یہ اقوام حقیقی طور پر اسلامی ارتقائی منازل طے کر سکیں۔ اور دنیا میں اس اسلامی نظام کی افادیت کا سکہ بٹھا سکیں۔ لیکن اس کے برخلاف اگر ہم ان اقوام میں بغیر افراد کی ذہنیت کو تبدیل کرتے اور موجودہ ذہنیت کو قائم رکھتے ہوئے اسلامی نظام کو اسی طرح ٹھونسنے کی کوشش کریں گے جس طرح دوسرے بیرونی نظام ٹھونسے جا سکتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ وہی ہوگا جو ایسی صورتوں میں ہوتا ہے۔ جس کا ایک پہلو تو ظاہر ہے۔ کہ ان ممالک میں دیر تک وہی متزلزل حالت چلی جائے گی۔ جو کہ اب ہے۔

ایسی صورت حال میں ہمارے علماء کا فرض ہے کہ وہ بجائے خالص سیاسیات میں اپنا وقت ضائع کرنے کے افراد کی اسلامی ذہنیت کی طرف توجہ دیں۔

ظاہر ہے کہ جب مسلمان افراد کے اخلاق اسلامی بن جائیں گے۔ یا ان لوگوں کی اکثریت ہو جائے گی جن کے اخلاق اسلامی بن گئے ہوئے ہیں۔ تو کوئی دنیا کی طاقت اسلامی طرز حکومت کے قیام سے مسلمان ممالک کو نہیں روک سکے گی لیکن اگر ہم پہلے عوام کی ذہنیت بدلنے کے لئے تو کوئی جدوجہد نہ کریں گے۔ اور صرف حکومت کو تہ و بالا کرنے کی کوششوں میں لگے تو خواہ ہم اسلامی طرز کی حکومت قائم بھی کر لیں ایسی حکومت پائیدار نہیں ہوگی۔

واقفین زندگی کا پہلا گروہ

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی۔ انچارج سوئٹزرلینڈ مشن

(۲)

۱۹۴۵ء کے دوران میں واقفین کی یہ جماعت منتشر ہونا شروع ہوئی۔ اور یہ مبلغین حضرت امیر المومنین کی ہدایات کے مطابق مختلف بلاد عالم میں پھیلا دیئے گئے۔

۱۹۳۸ء اور ۱۹۴۵ء کا درمیانی عرصہ کس طرح گذرا ان سالوں میں کیا کیا دور واقفین کی زندگی پر آئے۔ ان کی تعلیم کے لئے کیا کیا اقدام اٹھائے گئے۔ ان کی تربیت کن متنوع طریقوں پر عمل میں آئی۔ ان امور کو بیان کرنا ایک مضمون کے احاطۂ مقدرت سے باہر ہے۔ اس غرض کے لئے ایک بڑی کتاب تصنیف ہو سکتی ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ ان تمام واقعات کو جو واقفین کو پیش آئے۔ جمع کرنے سے آئندہ واقفین کے لئے بہت قیمتی معلومات کا ذخیرہ مہیا ہوگا۔

مختصر یہ کہ حضور نے ہمیں تفسیر القرآن۔ حدیث۔ فقہ۔ منطق۔ اصول فقہ۔ اصول حدیث۔ عربی صرف نحو۔ ایلو پیتھی کی ابتدائی ہیم۔ فارسی زبان۔ عربی ادب۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم دلائی۔ آخری سال میں واقفین کے بعض گروہ مختلف علوم مثلاً تفسیر۔ ہیئت۔ منطق فلسفہ۔ تصوف۔ صرف نحو کی تعلیم کی تکمیل کرتے رہے۔ ابتداء میں واقفین نے قرآن کریم کے سب الفاظ کے مادوں کے معانی منجد سے تلاش کئے۔ جن اساتذہ کرام سے ہمیں تدریس کا شرف حاصل ہوا۔ اُن کے اسماء کی فہرست بھی ان سطور میں بیان کرنا آسان نہیں۔ بعض بزرگ یہ تھے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ان سے ہمیں سب سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب مصری۔ مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔

آخری زمانہ میں بائیبل کی تعلیم کے لئے مکرم شیخ عبد الخالق صاحب کو مقرر کیا گیا۔ جن سے ہم نے بہت استفادہ کیا۔ اس ضمن میں ایک دلچسپ بات یہ ہے۔ کہ پرسنل عہد نامہ میں ایک جو الہ دکھ یکو نیہ لادلد تھا۔ تلاش کرنے میں بہت وقت صرف ہوا۔ اور آخر وقت تک نہ ملا۔ شاید اب مل گیا ہو۔

تقاریر کی مشق کے لئے ایک سلسلہ جاری کیا گیا۔ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب علاوہ دوسری تعلیم کے اس مشق کے بھی نگران رہے۔

وقتاً فوقتاً ہمیں حضرت امیر المومنین شرف ملاقات بخشتے اور قیمتی اور اہم نصائح فرماتے۔ حضور کی ہدایت کے مطابق ہم نے فن تحریر میں مہارت پیدا کرنے کے لئے مضامین لکھنے شروع کئے۔ ہر واقف ہر ماہ ایک مضمون لکھتا۔ جو لیدیر اخبارات سلسلہ کو اشاعت کے لئے بھجوا یا جاتا۔

بعض اوقات حضور ہمارا امتحان بھی فرماتے۔ ایک موقعہ پر تو کورس کی سب کتب طلب فرمائی گئیں۔ اور حضور نے مختلف مضامین کا امتحان بعض اساتذہ کی موجودگی میں لیا۔ غرضیکہ حضور نے واقفین کی اس پود کی تیاری میں گہری دلچسپی لی۔ جو ہمارے لئے بڑے فخر کا موجب ہے

خدام الاحمدیہ کے کام میں واقفین پیش پیش رہے۔ قریباً جملہ انتظامی امور واقفین کے ہاتھوں میں تھے۔ جنہوں نے اپنے فرائض کو سالہا سال تک صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر قیادت سرانجام دیا

مجلس انصار احمد کی بنیاد اور رسالہ "فرقان" کو چلانے کا کام واقفین نے ہی اپنے ذمہ لیا۔

اب وہ کلاسیں اور تربیتی مجلسیں۔ وہ تعلیمی اجتماعات وہ تنظیمی ادارے۔ واقفین کے اس پہلے گروہ کے لئے ختم ہیں وہ میدان تربیت سے میدان کارزار میں چھلانگ لگا چکے ہوئے ہیں۔ انہیں غیر ممالک میں رہتے ہوئے ایک عرصہ گذر گیا ہے

نہ عیدین کے مواقع پر۔ نہ مشاورت کی تقریب پر نہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر نہ جلسہ سالانہ پر۔ یہ ساری ہی تقاریب جو سال کے مختلف مواسم میں آتی ہیں۔ اُن کے اندر ایک ٹیس پیدا کرتی ہیں۔ لیکن نہیں دوسری طرف وہ خوش بھی ہیں۔ کہ انہیں یہ جدائی اور یہ دوری خدمت دین کی راہ میں پیش آئی ہے۔ اُن کی سب سے بڑی خواہش اور دعا یہی ہے۔ کہ وہ اپنے کام کو خوش اسلوبی سے سنبھال سکیں۔ آمین۔ اللھم آمین۔

اس چمن واقفین کے ایک پرندہ نے چند ماہ سے یکایک چہچہانا بند کر دیا ہے۔ اب اس کے نغمے بزمین والے نہیں سن سکتے۔ ہاں عرش معلیٰ پر اس کی محبت بھری آواز فرشتوں کو مسحور کر رہی ہے۔ وہ ہمارا پیارا مرزا منور احمد ہے۔ جو امریکہ میں تبلیغ کرتے کرتے شہادت کے مقام پر پہنچا۔

وہ جو سالہا سال سے ایک ہی چھت کے تلے اکٹھے بھائیوں کی طرح رہے۔ جن میں باہمی شکر رنجیاں شاذ اور محض عارضی ہوتیں۔ اور بعد میں جذبات محبت کو بڑھاتی تھیں۔ اب وہ کئی سالوں سے آسمان کی چھت کے تلے دنیا کے مختلف براعظموں میں پھیل چکے ہیں۔ وہ جو قریباً روزانہ پیارے آقا کی مجلس سے بہرہ اندوز ہوتے تھے۔ انہیں محبوب آقا کا چہرہ دیکھے ایک لمبا عرصہ گذر گیا ہے۔ اتنا لمبا عرصہ جو پہلے ان کی زندگیوں میں اس دوری اور جدائی کا عرصہ کبھی نہ آیا تھا۔ جو مقامات مقدسہ کے درمیان چلتے پھرتے تھے۔ آج ان کی جبینیں مسجد مبارک میں ایک سجدہ بجا لانے کو ترس رہی ہیں۔ جو کسی اہم مجلس اجتماع یا جلسہ سے باہر نہ رہتے تھے۔ آج وہ جمعہ کے اجتماعات میں۔ اپنے آقا کے قریب ہوتے ہیں۔

فرشتو ہمارا اسلام محبت اُس پاک روح کو پہنچا دو۔ اور خدا کے حضور ہماری اس خواہش کو بھی کہ ہمیں بھی خدمت دین کی راہ میں اپنا سب کچھ نثار کرنے کی توفیق ملے۔ آمین۔

یہ واقفین جو خطۂ عالم پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے قریباً ہر ایک کو ہر نوع کی تکالیف و مصائب سے پالا پڑا ہے۔ زمانہ کے حوادث نے انہیں بہت سے اسباق دیئے ہیں۔ قادیان سے روانگی کے وقت انہیں جن مشکلات کا خیال تک نہ تھا۔ وہ انہیں پیش آئی ہیں۔ خدا کی مدد اور تائید بھی ہر لحظہ ان کے شامل حال رہی ہے۔ وہ اب آپ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ ان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یا کبھی کبھی ان کے لئے خاص خاص دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی ذہانتی فرمائے۔ انہیں مفید سے مفید طریق تبلیغ کے میدان میں استعمال کرنے کی توفیق دے۔ اُن کی حقیر انسانی مساعی میں برکت ڈالے۔ اور انہیں وقف کے مقام کو سمجھنے اُس کے مطالبات کو پورا کرنے اور ہر آن وقف کی روح کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چھری کانٹے سے کھانا اور ڈاڑھی منڈانا

(فرمودہ ۷ جنوری ۱۹۰۸ء)

فرمایا۔ "اسلام نے منع تو نہیں فرمایا۔ ہاں تکلف ایک بات یا ایک فعل پر زور دینے سے منع کیا ہے۔ اس خیال سے کہ اس قوم میں مشابہت نہ ہو جائے۔ ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا۔ اور یہ فعل اس لئے کیا۔ کہ امت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز صورتوں پر کھانا جائز ہے۔ مگر بالکل اس کا پابند ہونا۔ تکلف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو ناجائز سمجھنا منع ہے۔ کیونکہ آہستہ آہستہ انسان پھر تک تتبع کرتا ہے کہ ان کی طرح طہارت بھی چھوڑ دیتا ہے۔ من تشبہ بقوم فھو منھم سے یہی مراد ہے کہ التزاماً ان باتوں کو نہ کرے ورنہ بعض وقت جائز ضرورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے۔ میں خود بعض وقت میز پر کھانا کھا لیتا ہوں جب کام کی کثرت ہوتی ہے اور میں لکھتا ہوتا ہوں۔ اور ایسا ہی چارپائی پر بھی کبھی چارپائی پر بھی کھاتا ہوں۔

تشبہ کے معنی یہی ہیں۔ کہ اس لکیر کو لازم پکڑ لیا جائے۔ ورنہ ہمارے دین کی سادگی پر غیر اقوام نے بھی رشک کھایا اور انگریزوں نے بھی تعریف کی ہے۔ اور اکثر اصول ان لوگوں نے عرب سے اختیار کئے تھے۔ مگر اب رسم پرستی کے طور پر مجبور ہیں۔ کہ ترک نہیں کر سکتے۔"

فرمایا۔ "بعض ڈاڑھی مونچھ منڈوانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں مگر ہمیں اس سے ایسی سخت کراہت ہے۔ کہ سامنے ہو۔ تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ ڈاڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو تو ایک مشت رکھ کر کٹوا دینی چاہیئے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھ دیا ہے۔"

وعدہ کرنے والوں میں سے مت آخری آدمی بنیں

دیر سے تحریک جدید کا وعدہ کرنے والوں کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتباہ

جو لوگ آخری تاریخ کا انتظار کرتے رہتے ہیں وہ بعض دفعہ اپنی غفلت کی وجہ سے آخری تاریخ کو بھی وعدہ پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ اور ان کا وعدہ ہمارے پاس اس وقت پہنچتا ہے۔ جبکہ اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں جانے والا آخری شخص وہ ہوگا۔ جو دوزخ میں سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ پس اگر تم بھی وعدہ کرنے والوں میں سے آخری آدمی بنتے ہو تو یہ تمہارے لئے کوئی خوشی کا مقام نہیں ہو سکتا۔ تمہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے ہو۔ اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آسکتے۔ تو کوشش کرو۔ کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آجائے۔ اگر تم درمیان میں بھی شامل نہیں ہو سکے۔ تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکتے ہو اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو۔ کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

اعلان

سید محمد لطیف صاحب چیف انسپکٹر بیت المال کو حلقہ منٹگمری ملتان اور حلقہ سندھ میں انسپکٹران بیت المال کا کام پڑتال کرنے کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ نیز حلقہ سندھ کی جماعتوں میں وصولی کے سلسلہ میں بھی وہ دورہ کریں گے انسپکٹران حلقہ مذکورہ یا لا و جماعت ہائے احمدیہ سندھ مطلع رہیں۔ (نظارت بیت المال)

اطلاع

سید نذیر احمد شاہ صاحب اور میاں خورشید احمد صاحب انسپکٹران بیت المال کو علی الترتیب حلقہ شیخوپورہ و گوجرانوالہ۔ اور حلقہ گوجرانوالہ و تحصیل ڈسکہ میں مقرر کیا گیا ہے۔ عہدیداران جماعتہائے حلقہ جات مذکور ان سے پورا تعاون فرمائیں۔ (نظارت بیت المال)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نائیجیریا میں تبلیغ احمدیت

(رپورٹ ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۴۸ء)

(از مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم بی۔اے انچارج احمدیہ مشن نائیجیریا)

برادرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی جن کے ذمہ شمالی نائیجیریا میں تبلیغ احمدیت کا فریضہ ہے۔ اور جن کا مرکز زاریہ ہے۔ اکثر ارد گرد کی جماعتوں میں دورہ کرتے رہتے ہیں۔ آپ جب شمالی علاقہ میں گئے ہیں وہاں کی جماعتوں میں خدا کے فضل سے زندگی کے آثار پیدا ہو گئے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ یہ جماعتیں جلد ہی اپنے فرائض کو پوری طرح سمجھنے لگیں گی اور احمدیت کے اصولوں سے کما حقہٗ واقف ہو کر نہ صرف خود احمدیت کے بلند معیار کے مطابق زندگی بسر کرنے لگیں گی بلکہ دوسروں کو بھی اپنی نیک مثال سے گرویدہ کر کے احمدیت کے حلقہ بگوش کرنے کا موجب بنیں گی۔ اللہ تعالےٰ احمدیت کے مرکز سے ان دور افتادہ لوگوں کو بیش از پیش اخلاص کی دولت عطا کرے اور ان کے ذریعہ ان تاریک علاقوں میں اسلام کے روشن چہرہ کی شعاعوں کو پھیلانے کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔

عرصہ زیر رپورٹ میں برادرم مکرم قریشی صاحب زاریہ سے کانو تشریف لے گئے۔ کانو زاریہ سے تقریباً اسی میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور یہ سفر ریل کے ذریعہ طے کیا جاتا ہے۔

کانو کے مخلص احمدی

افراد کی تعداد کے لحاظ سے کانو کی جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن اس چھوٹی سی جماعت میں اللہ تعالےٰ نے ایسے ایسے مخلص عطا کر رکھے ہیں جو فی الحقیقت اپنے آپ کو احمدیت کا ممنون سمجھتے ہیں اور جن کا عقیدہ ہے کہ اگر وہ اپنی جگہ سے ذرہ بھی ہلے تو احمدیت کو زک پہنچے گی۔ حال ہی میں برادرم قریشی صاحب نے وہاں کے ایک دوست کے متعلق لکھا تھا کہ وہ قریشی صاحب سے بالکل ایسا ہی سلوک کرتے ہیں جیسا کہ دو سگے بھائی آپس میں سلوک کر سکتے ہیں اور یہ حقیقت ہے اس حسن سلوک کی تہ میں وہ ایمان ہے جو احمدیت کے ذریعہ ان صاحب کو ملا ہے اور اس کے بعد برادرم قریشی صاحب کا ذاتی کیریکٹر جس نے ان کے دل کو موہ لیا ہے۔

ٹمبکٹو کے ایک چیف سے ملاقات

قریشی صاحب کا کانو جانے کا مقصد ایک نووارد چیف سے جو ٹمبکٹو سے آئے تھے ملاقات کرنا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے وہاں کے قیام کے دوران میں چیف موصوف سے ملاقات کی اور ان کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ چیف صاحب نے نہایت دلچسپی سے قریشی صاحب کی باتوں کو سنا اور احمدیت کے پیغام کی تعریف کرتے ہوئے احمدیت کا عربی میں لٹریچر مانگا۔

زاریہ کالج میں تبلیغی لیکچر

کانو سے واپس آنے کے بعد قریشی صاحب نے زاریہ کالج میں تقریباً پچاس اصحاب کی موجودگی میں ایک لیکچر دیا۔ جس میں اسلام کی خوبیوں کو پیش کرتے ہوئے احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اور بتایا گیا کہ اب مسلمانوں کے لئے ترقی کی ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ کہ امام زمانہ کو قبول کر کے حقیقی اسلام پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ موجودہ عالم میں جبکہ چاروں طرف مسلمان مصائب میں گھرے ہوئے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان کے سروں پر اچانک آسمان ہی ٹوٹ پڑا ہے۔ اگر انہوں نے خدا کی آواز پر توجہ نہ کی تو ان کی حالت کا سدھرنا تو ایک طرف وہ پہلے سے بھی زیادہ بدتر حالت میں دھکیل دئیے جائیں گے۔ اس تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ بعض دوستوں نے سوالات کے جواب سن کر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

زاریہ کے قیام کے دوران میں ارد گرد کے گاؤں میں جا کر قریشی صاحب پیغام احمدیت پہنچاتے رہے اور سلسلہ کا لٹریچر مفت تقسیم کرتے رہے۔ اس دوران میں بعض کتب فروخت بھی کی گئیں۔ نیز سلسلہ سے دلچسپی رکھنے والوں کو بعض کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

عملی نمونہ کا خوش کن اثر

مولوی سید احمد شاہ صاحب نے اپنی بعض ذاتی خوبیوں کی وجہ سے جماعت کے احباب کے دل میں گھر کر رکھا ہے۔ لوگ فی الحقیقت محسوس کرنے لگے ہیں کہ احمدی مبلغ روکھا پھیکا پیغام ہی لے کر نہیں آتے بلکہ یہ لوگ خود اس پیغام پر عمل کرتے ہیں اور اس اخوت کا نمونہ پیش کرتے ہیں جس کو بہت عرصہ تک صرف کتابوں اور تقاریر ہی میں پڑھا اور سنا گیا تھا۔ ذاتی مثال کے لحاظ سے شاہ صاحب کی نائیجیریا میں آمد خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بہت سے لوگوں کے لئے آپ حضرت مولوی نیر صاحب مرحوم کی یاد تازہ کرنے کا باعث ہوئے ہیں۔

اجیبڈے کا دورہ

عرصہ زیر رپورٹ میں شاہ صاحب قریب ہی کے ایک گاؤں اجیبڈے تشریف لے گئے۔ یہ سفر کشتی میں طے کیا جاتا ہے۔ اجیبڈے میں احمدی دوستوں کے علاوہ آپ غیر احمدیوں کے گھروں میں جا کر ان سے مناسب گفتگو کرتے رہے۔ آپ نے حتی الوسع کوشش کی کہ فرداً فرداً پیغام احمدیت پہنچایا جائے اور لوگوں کو کھل کر اعتراضات کرنے اور ان کے جوابات حاصل کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ فی الحقیقت یہ طریق بہت مناسب ہے۔

ایک انگریز افسر جو کچھ عرصہ پاکستان میں کام کر چکے ہیں دورہ پر (؟) آئے ہوئے تھے چنانچہ شاہ صاحب نے ان سے ملاقات کی۔ قادیان کے حالات بتائے اور احمدیت کا پیغام دیا۔ چند ایک ٹریکٹ بھی مطالعہ کے لئے دئیے گئے۔

لیگوس میں قیام کے دوران میں آپ صبح کی نماز کے بعد جماعت کے دوستوں سے قرآن کریم ناظرہ سنتے رہے اس پروگرام کو بعض دوستوں نے بہت پسند کیا۔ صبح کے وقت آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا درس بھی دیتے رہے۔ ظہر کی نماز سے عصر تک کا وقت آپ عورتوں کو یسرنا القرآن اور قرآن کریم سادہ پڑھانے میں صرف کرتے رہے۔ دیگر اوقات میں بعض دوستوں کے گھروں پر جا کر تربیت کرتے رہے۔ عصر کی نماز کے بعد اکثر شہر میں گھوم کر ٹریکٹ تقسیم کرتے رہے اور لوگوں کو مشن ہاؤس میں آکر مزید واقفیت حاصل کرنے کی دعوت دیتے رہے چنانچہ کئی نوجوان مشن ہاؤس میں آئے اور شاہ صاحب سے احمدیت کے متعلق مزید واقفیت حاصل کی۔

شاہ صاحب کی اسفے کو روانگی

۳۰ ستمبر کو شاہ صاحب اسفے تشریف لے گئے۔ آپ کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر خاکسار اور جماعت کے دیگر مردوں کے علاوہ بہت سی عورتیں بھی تھیں۔ اسفے آپ کا مرکز ہو گا اور وہاں سے آپ ارد گرد کی جماعتوں میں دورہ کیا کریں گے۔

اسفے میں جاتے ہی آپ نے تعلیمی و تربیتی پروگرام جاری کر دئیے۔ درس و تدریس کے علاوہ دیگر مواقع پر حسب ضرورت جماعت کی اصلاح کی طرف توجہ دیتے رہے۔ چندہ کی فراہمی کے سلسلہ میں آپ کی مساعی کے نتیجہ میں جماعت کے اکثر افراد نے اپنے بقائے ادا کر دئیے ہیں اور آئندہ چندہ باقاعدہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان دوستوں کو بقائے صاف کرنے کا اجر عطا کرے اور آئندہ باقاعدگی کی توفیق دے۔ آمین

مسلمانوں کے تعلیمی ادارے

نائیجیریا کے جنوبی علاقے میں یعنی لیگوس اور اس کے گرد و نواح میں مسلمانوں کو تعلیم کی ضرورت کا احساس رکھنے والی ایک جماعت ینگ انصار الدین سوسائٹی نے مختلف مقامات پر متعدد سکول کھول رکھے ہیں اور نہایت حسن طریق پر مسلمانوں کی تعلیمی ضرورت کو پورا کر رہی ہے۔

اگرچہ آجکل بھی مسلمانوں کو عیسائی مدارس میں داخلہ کے لئے جو دقتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں وہ عیسائیوں کے متعصبانہ رویہ کی کتاب کا ایک کھلا ورق ہے لیکن ینگ انصار الدین سوسائٹی کے معرض وجود میں آنے سے قبل کی حالت تو بالکل ہی ناگفتہ بہ تھی۔ مسلمانوں کے بچوں کو عیسائی سکول میں داخل ہونے کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنا اسلامی نام بدل کر عیسائی نام رکھ لیں اور پھر آہستہ آہستہ عیسائی ہی ہو جائیں چنانچہ اب لیگوس میں متعدد تعلیم یافتہ لوگ ایسے ہیں جن کے والدین مسلمان تھے۔ لیکن چونکہ تعلیم کے لئے ان کو عیسائی مدارس میں بھیجا گیا تھا جہاں ان کے عیسائی ہو جانے کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ وہ لوگ عیسائی ہو گئے اور اب اس ملک میں عیسائیت کا ستون ہیں۔

اس سوسائٹی کے قیام کے بعد مسلمانوں کو کسی حد تک سہولتیں میسر آ گئی ہیں۔ اور اب تو اس سوسائٹی نے ٹریننگ سکول بھی کھولنے شروع کر دئیے ہیں۔ چنانچہ لیگوس سے بائیس میل کے فاصلہ پر اوٹا (OTTA) میں ان کا ایک ٹریننگ سکول ہے جو اگرچہ کھلا ہوا تو دو سال سے ہے لیکن اس کا رسمی افتتاح جو گورنر صاحب بہادر نے کیا ہمارے عرصہ زیر رپورٹ میں ہوا۔ خاکسار بھی مدعو تھا۔ چنانچہ ۹ ستمبر کو خاکسار مع لیگوس کی جماعت کے سیکرٹری صاحب اور ایک اور دوست کے OTTA پہنچا۔ اور اس افتتاح میں شرکت کی۔

اوٹا میں ہماری جماعت

اوٹا میں ہماری جماعت نائیجیریا کی بہترین جماعتوں میں سے ایک ہے۔ یہاں کے افراد سے مل کر احساس ہوتا ہے کہ ہندوستان کی کسی نہایت ہی مخلص جماعت کے افراد سے ملاقات ہو رہی ہے۔ نو اور دس ستمبر کی درمیانی رات اوٹا میں بسر کی۔

اوٹا میں عشاء کی نماز کے بعد کھلے میدان میں ایک لیکچر دیا جس میں احمدیت کا پیغام پیش کیا گیا۔ لوگوں کو بتایا گیا کہ یہ پیغام نائیجیریا کے لئے کوئی نیا نہیں بلکہ آج سے چھبیس سال قبل حضرت مولوی نیر صاحب مرحوم کی زبانی لوگوں نے یہ پیغام سنا تھا۔ میں صرف اس پیغام کو دوہرا رہا ہوں۔

لیکچر کے دوران میں اسلام اور عیسائیت قرآن کریم اور بائیبل کا مقابلہ کیا گیا۔ مسیح ثانی علیہ السلام پر ایمان لانے کی ضرورت کو پیش کیا گیا اور لیکچر کے اختتام پر حسب معمول سوالات کا موقع دیا گیا۔ یہ سلسلہ رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ لوگ اچھا اثر لے کر واپس گئے۔ اور ایک دوست جو لیکچر کے بعد سوالات کرنے میں پیش پیش تھے چند روز بعد لیگوس تشریف لائے تو مشن ہاؤس میں بھی آئے مذہبی گفتگو کے دوران میں ان کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جبکہ چھاپہ خانہ نہیں تھے۔ اور بائیبل کے نسخے انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ اور ایک شخص کو متعدد نسخے ملاحظہ کرنے کا موقعہ ملنا مشکل تھا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت کو اس بات پر مطلع کیا تھا کہ بائیبل میں رد و بدل کیا جا رہا ہے اور آئندہ بھی کیا جاتا رہے گا۔ اس پیشگوئی کی عظمت

اگرچہ ان دنوں بھی دل پر اثر کئے بغیر نہ رہ سکتی تھی لیکن آج جبکہ ہر کہ و مہ متعدد نسخے حاصل کر سکتا ہے اور اختلافات پر اطلاع پا سکتا ہے۔ اس کی عظمت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں

اس سلسلہ میں بائیبل کے دو نسخوں کا مقابلہ کر کے ان کو دکھایا گیا کہ کس طرح دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی اور بنیادی ہے

جب انہوں نے دونوں نسخے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے تو حیران رہ گئے اور حوالے نوٹ کر کے لے گئے

ایک لیکچر کی صدارت

خاکسار نے ایک صاحب مسٹر ایچ۔ او۔ ڈیوس بیرسٹر ایٹ لاء کے ایک لیکچر بعنوان "نائیجریا کو جمہوریت کے لئے محفوظ کیا جائے" کی صدارت کی۔ یہ لیکچر گلوور میموریل ہال میں دیا گیا تھا۔ خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں عوام کو تعلیم پر زور دیا اور قادیان کی تعلیمی حالت کی مثال پیش کی۔

نائیجیریا میں سیاسی بحران

کچھ عرصہ سے جنوبی نائیجیریا میں بسنے والے لوگوں نے جو یوروبا کہلاتے ہیں اپنی ایک علیحدہ سیاسی پارٹی قائم کر رکھی ہے۔ اگرچہ دیگر اقوام نے بھی اپنی علیحدہ علیحدہ پارٹیاں قائم کر رکھی ہیں لیکن اس پارٹی کو خاص طور پر شبہ کی نظروں سے دیکھا گیا ہے اور ایک ایسی پارٹی نے جو اپنے آپ کو صوبائی حدود سے بلند سمجھتی ہے۔ اسکی پوری پوری مخالفت کی ہے۔ نو زائیدہ پارٹی کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پاکستانی نظریات کے تحت قائم کی گئی ہے۔ چنانچہ بعض شوریدہ سر نوجوانوں نے اسکے مقابلہ پر "اینٹی پاکستانزم موومنٹ" جاری کر رکھی ہے۔ چونکہ مؤخر الذکر پارٹی کا نام پاکستان کی تحقیر کے جذبات کا حامل ہے۔ خاکسار نے پاکستان کی وضاحت کے لئے چند مضامین ایک مقامی اخبار میں شائع کروائے۔

مشن ہاؤس میں تبلیغ کے مواقع

اس عرصہ میں جو دوست مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ ان میں سے تین اصحاب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۔ مسٹر الولاڈے۔ یہ صاحب مارش پارٹی کے ممبر ہیں اور ان کے اچھے لکھے پڑھے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ لیگوس سے ایک سو بیس میل کے فاصلہ پر اباداں میں بطور ان کے مبلغ کے کام کر رہے ہیں ان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا ذکر ہوتا رہا۔ چونکہ یہ صاحب عربی پڑھ سکتے ہیں۔ ان کو الاستفتاء میں سے بعض عبارتیں دکھائی گئیں۔

۲۔ مالم سعد زنگور۔ یہ صاحب شمالی علاقے کے رہنے والے ہیں اور احمدیت سے پرانی واقفیت رکھتے ہیں۔ کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظمیں شوق سے یاد کیا کرتے تھے۔ آج کل سیاسی امور میں مصروف ہیں

ملاقات کے دوران میں انہوں نے قصائد احمدیہ کا مطالعہ کیا۔ چنانچہ یہ کتاب ان کو دی گئی۔ اسکے علاوہ تحفہ بغداد بھی مطالعہ کے لئے پیش کی گئی۔

۳۔ الحاجی آدم۔ یہ صاحب ازہر یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں۔ اور احمدیت سے کسی قدر واقفیت رکھتے ہیں۔ جو انہوں نے مصر کے قیام کے دوران میں حاصل کی تھی۔ انہوں نے خطبہ الہامیہ دیکھنے کی خواہش کی۔ چنانچہ خطبہ الہامیہ ان کو دکھایا گیا اور مزید مطالعہ کے لئے کتاب تحفہ شہزادہ ویلز (عربی) ان کو دی گئی۔

اجتماعی تبلیغ

ایک روز اجتماعی تبلیغ کے پروگرام پر عمل کیا گیا۔ شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغ کے علاوہ Jehova witness کے مرکز میں جا کر تقریباً چار گھنٹے تک عیسائیت کے مختلف موضوعات پر گفتگو کی گئی۔

بعض دیگر احباب کی مساعی

تبلیغ کے سلسلہ میں ایک صاحب مسٹر ایم۔ ایم حبیب کی مساعی قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے اپنے گاؤں میں کئی اصحاب کو احمدی بنا لیا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک اور اب وہاں خدا کے فضل سے مشن قائم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

لیگوس کے مخلص مسٹر ہاشم ابراہیم کافی عرصہ سے نہایت تندہی کے ساتھ سلسلہ کا لٹریچر فروخت کر رہے ہیں۔ اور اسکے معاوضہ میں وہ کچھ بھی وصول نہیں کر رہے۔ صرف اس بات کی خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ان کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو بڑھائے اور مضبوط بنائے اور ان کو دین کی خدمت کی توفیق دے۔

ان کا سلسلہ کی کتابیں بیچنا نہ صرف تبلیغ کے لحاظ سے بہت مفید ہے۔ بلکہ مالی طور مشن کو کافی مدد مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

بالآخر تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے

دعائے صحت

میرے بھائی محمد لطیف ناصر سابق سکرٹری مال جماعت احمدیہ فیروز پور شہر عرصہ سے بیمار ہیں۔ کھانسی کی انہیں زیادہ تکلیف ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ ممنون ہونگا۔ (احمد علی سراج فیروز پوری)

صدر ٹرومین عنقریب نئے عالمگیر مارشل پلان کا اعلان کریں گے

جنوب مشرقی ایشیا اور لاطینی امریکہ کو شامل کرنیکی کوشش

لندن ۲۴ جنوری۔ امریکہ ایک عالمگیر پلان تیار کر رہا ہے۔ یہ پلان اقتصادی بحالی کے لحاظ سے مارشل پلان سے زیادہ وسیع ہوگا۔ اس پروگرام میں جنوب مشرقی ایشیا اور لاطینی امریکہ کے ممالک بھی شامل ہوں گے۔

واشنگٹن میں ماہرین نے ان دونوں حصوں کی سوشل اور اقتصادی ضروریات کی چھان بین شروع کر دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اعداد و شمار جمع کرنے کے لحاظ سے یہ بہت بڑا کام ہے۔ اور اسکے متعلق اسکیم بنانے کا کام دوسری جنگ عظیم کے معاً بعد کے حالات کی نسبت بہت مشکل ہے۔ مسٹر ڈین ایچی سن نے سکرٹری آف اسٹیٹ کے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے اور اس طرح ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے اس پلان کے باعث کانگرس میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔ کانگریس کے بعض حلقوں میں یہ تشویش پائی جاتی ہے کہ امریکہ کے بجٹ میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ جس کا پہلے ہی ریکارڈ قائم ہو چکا ہے۔

کیپٹن نیویارک ٹائمز نے یہ امید ظاہر کی ہے: "ہمارے سامنے فراخدلی سے امداد دینے کا بہت ہی اچھا موقع ہے"۔

اس نئے مارشل پلان کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ فلسطین میں امن قائم ہو جانے کے بعد مشرق وسطی میں برطانیہ اور امریکہ کی مشترکہ امداد کے ساتھ بہت سی اسکیموں کو ترقی دی جا سکے گی۔

اطلاع ملی ہے کہ اس پلان کی اسکیموں میں وسیع پیمانے پر صنعتی توسیع، آبپاشی کے ذرائع اور زراعتی اسکیموں کی ترقی شامل ہے تاکہ وہاں امن اور چین قائم کیا جا سکے۔ وہاں کے لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جائے گا۔ اور بین الاقوامی امداد باہمی کی ہمت افزائی کی جائے گی۔ (اسٹار)

ڈچ وزیر اعظم واپس ہالینڈ پہنچ گئے

ایشیائی کانفرنس نکتہ چینی

ایمسٹرڈم ۲۴ جنوری:۔ وزیر اعظم ہالینڈ ڈاکٹر ولیم ڈریز کل انڈونیشیا سے واپس ہالینڈ پہنچ گئے۔ اور ہوائی جہاز سے اترتے ہی آپ نے کہا کہ دوسرے ممالک مداخلت نہ کریں۔ تو انڈونیشیا کے معاملہ پر بہت تسلی بخش طور پر قابو پایا جا سکتا ہے انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ انڈونیشیا میں بہت جلد ایک عارضی حکومت قائم کر دی جائیگی۔ آپ نے دہلی کی ایشیائی کانفرنس پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اس میں شرکت کرنے والے نمائندوں کو پہلے ولندیزی نظریہ بھی طرح سمجھ لینا چاہیئے تھا۔

عدن کے لئے خود مختار حکومت کا مطالبہ

عدن ۲۴ جنوری۔ عدن کے عرب باشندے کھلم کھلا خود مختار حکومت کے مطالبات کر رہے ہیں۔ تحریک آزادی کی تنظیم مکمل ہو چکی ہے۔ اور عربی اخبارات مثلاً "فتاۃ الجزیرۃ" اس کی حمایت کر رہے ہیں اور اس آبادی کے تمام پڑھے لکھے اور عقلمند لوگ اس کے حامی ہیں۔ عدن کے عوام کی "اسمبلی" کی تشکیل کی گئی ہے اور اسوقت تک ۷۰۰ افراد ممبر بنائے جا چکے ہیں (ا۔س)

صوبہ سرحد کے لئے ریونیو کمشنر

کوئٹہ ۲۴ جنوری بلوچستان کے فوڈ سپلائی کے ڈائریکٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ اے۔ ڈبلیو۔ ولڈریج کو صوبہ کا ریونیو کمشنر مقرر کیا گیا ہے (اسٹار)

غیر قانونی طور پر اسلحہ رکھنے والوں کو موت کی سزا؟

قاہرہ ۲۴ جنوری قاہرہ کی پولیس نے بموں سے بھری ہوئی ایک جیپ کا سراغ لگایا ہے اور جیپ کے مالک کو جو اخوان المسلمین کا ایک رکن ہے۔ گرفتار کر لیا ہے۔ اس جماعت کو حال ہی میں خلاف قانون قرار دیا گیا تھا۔

اطلاع ملی ہے کہ عنقریب ایک قانون بنایا جائے گا۔ جس کی رو سے بموں، پھٹنے والے مادوں اور خطرناک ہتھیار رکھنے والوں کو موت کی سزا دی جایا کرے گی۔ اس قانون کے نفاذ سے قبل اس قسم کی چیزیں رکھنے والوں کو مہلت دی جائیگی کہ وہ تین روز کے اندر ان چیزوں کو حکومت کے حوالے کر دیں (اسٹار)

شام میں تیل کی نئی پائپ لائن بنانیکی تجویز

دمشق ۲۴ جنوری۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت شام اینگلو ایرانین آئل کمپنی کی اس تجویز پر ہمدردی کے ساتھ غور کر رہی ہے۔ جس میں کمپنی نے شام کے علاقے میں ایک پائپ لائن بنانے کی درخواست کی ہے۔

سرکاری نظریہ یہ ہے۔ کہ اس اسکیم کے باعث شام ہنگامی مواقع اور برآمد کرنے کے لئے تیل جمع کر سکیگا۔ اسکے علاوہ شام کو روزمرہ کے استعمال کے لئے بھی کافی تیل مل جائے گا۔

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ جو بندرگاہ کمپنی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اسکو تجارتی مقصد کیلئے بھی استعمال کیا جائیگا۔ (اسٹار)

ڈاکٹر ملان بدستور نسلی امتیاز کی پالیسی پر عمل پیرا رہیں گے

جنوبی افریقہ کی پارلیمان میں مشترک شادیوں پر پابندی کا بل

کیپ ٹاؤن ۲۴ جنوری جمعہ کو یہاں پارلیمان کے اجلاس کی افتتاحیہ تقریر میں کہا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت نظم و نسق کے لحاظ سے نسلی امتیاز کی اسی پالیسی پر عمل کرے گی جس کی ابتدا پارلیمان کے سابقہ اجلاس میں کی گئی تھی اور جبکہ مضافاتی ریلیوں میں علیحدہ علیحدہ درجے مہیا کئے گئے تھے اس پالیسی کی حمایت میں ایک بل پیش کیا جائے گا جس کے ذریعے نسلوں کے درمیان مشترکہ شادیوں پر پابندی لگا دی جائے گی۔

پارلیمان کے اجلاس کے رسمی افتتاح کے بعد مخالف پارٹی کے لیڈر جنرل اسمٹس نے نوٹس دیا کہ وہ ایک تحریک پیش کریں گے کہ یہ ایوان حکومت کی نسلی علیحدگی اور مقامی باشندوں اور سیاہ رنگ کے لوگوں کی نمائندگی میں بغیر دو تہائی کی اکثریت کے تبدیلی کرنے کی پالیسی کے خلاف ہے۔ نمائندگی میں تبدیلی کرنے کے لئے دستور کے مطابق دو تہائی اکثریت ہونا لازمی ہے۔

مخالف پارٹی کو امید ہے کہ اس تحریک کی بناء پر ڈاکٹر ہیونگا اور ان کی افریقانڈ پارٹی کے ممبران کو قوم پرست پارٹی کے خلاف ووٹ دینے کے لئے مجبور کیا جا سکے گا۔ اگر ایسا ہوا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حکومت کو ایک اہم مسئلے پر شکست ہو جائے گی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر ملان تحریک کو ناکام بنانے کے لئے یہ اعلان کریں گے کہ وہ پارلیمان کے حالیہ اجلاس میں مقامی باشندوں کی نمائندگی میں تبدیلی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس طرح ڈاکٹر ہیونگا کے لئے حکومت کے حق میں ووٹ دینا ممکن ہو جائے گا۔ (اسٹار)

ڈاکٹر ملان ہندوستانیوں کے خلاف زیادہ سخت قانون بنائیں گے

لندن ۲۴ جنوری: لندن کے رسالے "اکانومسٹ" کا خیال ہے کہ اس بات کے امکانات ہیں کہ ڈاکٹر ملان ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کے خلاف شدید تر قوانین بنانے کے لئے ڈربن کے فسادات کو بہانہ بنائیں گے۔

اخبار نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اس قسم کی تحریک سے ہندوستانی اور جنوبی افریقہ کے تعلقات اور بھی زیادہ خراب ہو جانے کے علاوہ کشیدگی بھی زیادہ ہو جائے گی جو کہ آج کل مختلف نسلوں میں پائی جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے فسادات اکثر رونما ہوتے رہتے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے سفید، سیاہ اور براؤن رنگ کے لوگوں میں باہمی دشمنی بڑھ رہی ہے۔ یا ان کو ایک دوسرے کی دشمنی پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔

"ڈاکٹر ملان کی نسلوں کو علیحدہ علیحدہ رکھنے کی پالیسی اور ان کی عائد کردہ پابندیوں کا اس کے سوا کوئی اور اثر نہ ہوگا کہ ان نسلوں میں اختلاف اور دشمنی اور زیادہ بڑھ جائے گی"۔ (اسٹار)

کشمیر کے لئے فوجی مبصرین

اوٹاوا ۲۴ جنوری یہاں معلوم ہوا ہے کہ دولت مشترکہ کے ممالک میں سے کینیڈا ہی صرف ایسا ملک ہوگا جس کو کشمیر میں جنگ بند کرانے کے انتظامات میں اقوام متحدہ کے کمیشن کے مبصرین میں نمائندگی حاصل ہوگی۔

آٹھ ممالک کو مبصرین روانہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے امور خارجہ کے سیکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر ایل۔ بی پیرسن نے کہا کہ جو ممالک مبصرین روانہ کر رہے ہیں۔ ان ممالک میں امریکہ، کینیڈا، بلجیم، ناروے، سویڈن، برازیل، میکسیکو اور ارجنٹائن شامل ہیں۔ (اسٹار)

لیبیا کے متعلق قوم پرست لیڈر کی بیاکہ مسٹر بیون کے مذاکرات

لنڈن ۲۴ جنوری۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ لیبیا کے نمائندے بشیر السعدادی نے لیبیا کے مسئلے پر مسٹر بیون کے ساتھ جمعرات کے روز گفت و شنید کی ایک کڑی مکمل کی۔ جاتے ہیں۔ بشیر السعدادی چند دنوں کے بعد لنڈن سے روانہ ہو جائیں گے۔

السعدادی کو یہ امید نہیں ہے کہ دفتر خارجہ کے ساتھ ان مذاکرات پر کوئی فیصلہ کر لیا جائے گا۔ لیکن ان کو اس بات کی قوی امید ہے کہ ان مذاکرات میں انہوں نے جو دلائل پیش کئے ہیں۔ ان کا ان دو نظریوں کے حق میں بہت اچھا اثر پڑے گا کہ لیبیا کو متحدہ رکھا جائے اور بالآخر اس کو مکمل آزادی دے دی جائے۔

یہاں ان کو نہایت ہمدردی کے ساتھ خوش آمدید کہا گیا ہے لیکن ساتھ ہی ان کو موجودہ بین الاقوامی مشکلات سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ کسی فیصلے تک پہنچنے میں ان مشکلات کا کافی حد تک دخل ہوگا۔ (اسٹار)

جاپان میں انتخابات

ٹوکیو ۲۴ جنوری۔ تمام جاپان میں عام انتخابات شروع ہیں۔ جاپان کی پارلیمنٹ میں ۴۶۶ نشستیں ہیں اور ان کے لئے دو ہزار امیدوار ہیں۔ کل ووٹروں کی تعداد چار کروڑ ہے۔

فسادات ڈربن کی تحقیقات

کیپ ٹاؤن ۲۴ جنوری۔ وزیر مقامی امور مسٹر جانسن نے آج ایک ملاقات میں کہا کہ ڈربن کے "نسلی فسادات" کی تحقیقات کے لئے جو عدالتی کمیشن مقرر کیا جا رہا ہے۔ اس میں تمام جج یورپین ہوں گے۔

شنگھائی کے دفاع کی تیاریاں

شنگھائی ۲۴ جنوری: شہر کے میئر مسٹر کے۔ سی وو نے کہا۔ کہ شہر کی حکومت عوام کے استعمال کے لئے تین ماہ کی خوراک جمع کر رہی ہے۔ شہر کے دفاعی انتظامات کے متعلق انہوں نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ شنگھائی کی قلعہ بندی نہایت مستحکم ہے۔ اگر آبادی کو منتشر کرنے کی ضرورت پڑی۔ تو مرکزی حکومت نے اس پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ وہ حکومت کے ملازمین کو یہاں سے لے جانے کے انتظامات کرے گی۔ میئر نے اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ انہوں نے مارشل چیانگ کائی شیک کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ہنگامی صورت حالات کے موقع پر شہر کی حکومت کا انتظام ایک اعلیٰ فوجی افسر کے سپرد کر دیا جائے۔ لیکن اس تجویز کو فی الحال درخور اعتناء سمجھا گیا۔

الحسینی کراچی پہنچ گئے!

کراچی ۲۴ جنوری:۔ پاکستان میں مصر کے ناظم الامور مسٹر الحسینی الخطیب اپنے ملک میں تین ماہ کا عرصہ گزارنے کے بعد پرسوں صبح سویرے بی۔ او۔ اے۔ سی کی فلائنگ بوٹ کے ذریعہ کراچی واپس تشریف لائے ہیں۔ پاکستان میں مصر کے نامزد پہلے سفیر علویہ پاشا جمعرات کو بی۔ او۔ اے سی کی فلائنگ بوٹ سے مصر سے روانہ ہوں گے اور اگلے دن صبح کو اول وقت میں کراچی پہنچ جائیں گے۔ الحسینی الخطیب کے ہمراہ سفارتخانے کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر محمد مسیح بھی تشریف لائے ہیں۔

دہلی کے مذاکرات میں لنڈن کی پالیسی

لنڈن ۲۴ جنوری۔ یہاں کے اعلیٰ حلقوں میں انڈونیشیا کے متعلق دہلی کانفرنس کے متعلق دلچسپی بدستور قائم ہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ کانفرنس نے پہلے دن کی کارروائی میں حقائق پر غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ لنڈن کا سیاسی نقطہ نظر یہ ہے کہ کانفرنس نے اپنے ابتدائی اجلاس میں سلامتی کونسل کے متعلق اپنے دائرہ عمل کو معقولی کے ساتھ اختیار کر لیا ہے اور اس ضمن میں کافی کامیابی حاصل کی ہے۔ جو نکات تمام بحث میں اٹھائے گئے تھے ان کے متعلق قرارداد بنانے میں کوئی مشکلات پیش نہیں آ رہی ہیں۔ اور جب یہ کام پورا ہو جائیگا تو اس کانفرنس کو وہ بات حاصل ہو جائیگی جو سلامتی کونسل کو اپنی متزلزل پالیسی کے باعث حاصل نہ ہوئی اور جسے وہ اب تک انجام دینے میں ناکام رہی ہے۔ جن باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اگر دہلی کی قرارداد میں ان پر مبنی ہوئیں تو ان سے سلامتی کونسل پر جا کر یہ بات واضح ہو جائیگی کہ وہ شدید اقدام پر لیبیا کا اثرات نسبتاً شدید ہو۔ (اسٹار)

پاکستان اور اسلام کی عزت کیخاطر کام کرو

ساؤتھ شیلڈ ۲۴ جنوری۔ ساؤتھ شیلڈ میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ کے اعزاز میں دعوت دی گئی۔ اس دعوت میں ۵۰ مسلمانوں کے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دنیا کے مستقبل میں اسلامی جمہوریت کا بہت اہم حصہ ہے۔

انہوں نے کہا "ہمیں سابقہ ۱۸ مہینوں میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے لیکن یہ محض ہماری آزمائش ثابت ہوئے ہیں۔

"دنیا کے مسلمانوں نے سینکڑوں سال قبل بہت دلیرانہ کام سرانجام دئے ہیں۔ لیکن ماضی کے کارہائے نمایاں کی یاد میں خاموش بیٹھے رہنا کافی نہیں ہے بلکہ سابقہ روایات سے ہمیں سبق حاصل کر کے اب کام کرنا چاہیئے۔ اگر ہم اپنے پیش نظر خدمت کا جذبہ رکھیں تو کوئی کام ناممکن نہیں ہے۔

"پاکستان کی آبادی آٹھ کروڑ ہے اور رقبہ ۳ لاکھ مربع میل ہے۔ اور یہ تمام دنیا کی پانچویں درجے کی سب سے بڑی ریاست ہے اور پاکستان دنیا کے تمام علاقے کے مسلمانوں کیلئے جوش و خروش کا باعث ہے اور جب پاکستان بنا تو ہم سب کے لئے بہت خوشی کا باعث ہوا یہ ہر ایک کے لئے پاکستان ہے۔" (اسٹار)

ہندو پاکستان کے دوستانہ تعلقات کے متعلق چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی پر زور اپیل کی:

کل یہاں اسٹار کے نامہ نگار کو ایک خصوصی ملاقات کے دوران میں انہوں نے بتایا "اگر دو متفرقات کو امن سے رہنا ہے۔ اور اگر وہ بین الاقوامی اشتراک عمل کی امداد کے خواہاں ہیں تو انہیں نہ صرف لڑائی کو فراموش کر دینا چاہیئے۔ بلکہ انہیں جنگ کا خیال بھی نہ کرنا چاہیئے۔ عملی دنیا میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اور ہمیں ایک دوسرے پر خاک اچھالنے کی بجائے اپنے ملکوں کی ترقی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور سلسلہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہیں کرنی چاہیئے۔"

انہوں نے مزید کہا "میں پاکستان کی طرف سے آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہندوستان کے ساتھ سوائے دوستانہ اور خوشگوار تعلقات کے اور کچھ نہیں چاہیئے اس سے ہمیں نہ صرف یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ہم اپنے عوام کے مفاد کا خیال رکھ سکیں گے۔ بلکہ اپنے ہمسایہ ملک کو بھی اس ضمن میں مدد دے سکیں گے۔"

"اس پورے برعظیم کی خوشحالی اور یہاں کے باشندوں کی خوشی ایک دوسرے کے ساتھ بہت حد تک منسلک ہے۔ اور خوشحال اور پرامن پاکستان ہندوستان کے لئے اچھا ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اسی طرح خوشحال اور پرامن ہندوستان پاکستان کیلئے امداد کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ بات اس قدر عیاں ہے۔ کہ اسکی زیادہ وضاحت کرنیکی چنداں ضرورت نہیں ہے۔"

مسئلہ کشمیر کشمیر کے مسئلے کے متعلق پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا "کشمیر میں لڑائی بند کر کے ہندوستان اور پاکستان نے دنیا کے سامنے مثال قائم کر دی ہے۔ اور اقوام متحدہ کے وقار کو بلند کر دیا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ جنگ بند کرنے کے بعد جو مسائل ہندو پاکستان کے درمیان باقی ہیں۔ ان کے حل کرنے کے لئے دونوں حکومتیں بہت جلد اہم قدم اٹھائینگی۔

"مجھے امید ہے کہ بہت جلد اس مسئلے کا پرامن اور منصفانہ فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اس فیصلے کو دونوں منظور کر لینگی اور اس پر عمل پیرا ہو جائینگی۔"

انہوں نے اس بات کا یقین دلایا کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہ کشمیر کے ہندوستان یا پاکستان میں شامل ہونے کے لئے وہاں منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے لئے رضامند ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ہر ممکن کام کرنے کے لئے تیار ہے۔

نیا باب چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا "تقسیم کے بعد جو لڑائی واقعات ہوئے ہیں۔ انہوں نے تلخ اور رنجیدہ تاثرات چھوڑے ہیں۔ طرفین کے لئے لازم ہے کہ ان رنجیدہ تلخیوں کو محو کرنے کی کوشش کریں۔ اس کوشش کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان تلخیوں کی بنیاد پر کوئی مستقل اور تعمیری کام نہیں کیا جا سکتا۔ نہ صرف یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے جانے چاہیئیں بلکہ حقیقی معنوں میں ایک دوسرے کی بھلائی اور خوشی کی سچی خواہش ہونی چاہیئے اور اسی طرح تلخ اور رنج دور کئے جا سکتے ہیں۔

آخر میں انہوں نے کہا "نئے سال کی ابتدا سے ہمیں بھی نیا باب شروع کرنا چاہیئے۔ اور ایک دوسرے پر طعنہ زنی اور دوسرے کو رنج پہنچانے کی بجائے ایک دوسرے سے محبت اور شفقت کرنی چاہیئے۔" (اسٹار)

مصر میں نئے تیل کے کوئیں کا انکشاف

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ اسٹینڈرڈ آئل کمپنی نے وادی الفران میں ایک نئے کوئیں کا انکشاف کیا ہے وادی الفران صحرا میں واقع ہے۔ کمپنی کے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ کنواں ہر روز ہزار بیرل تیل مہیا کر سکے گا۔ (اسٹار)

دہلی کی ایشیائی کانفرنس نے انڈونیشیا کے متعلق اپنی سفارشات مکمل کر لیں

قرارداد اوّل کا متن حفاظتی کونسل کے صدر کی خدمت میں بھیجدیا گیا

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ انڈونیشیا کے متعلق ایشیائی کانفرنس کا آخری اجلاس کل کونسل آف اسٹیٹ کے ایوان میں شروع ہوا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ان تینوں قراردوں کا متن پڑھ کر سنایا جو کانفرنس کے خفیہ اجلاس میں منظور کی جا چکی ہیں۔ انکے بعد بتایا کہ پہلی قرارداد کا متن جس میں مسئلہ انڈونیشیا کو حل کرنے کے لئے عملی تجاویز منظور کی گئی تھیں۔ حفاظتی کونسل کے صدر کی خدمت میں بھیجا جا چکا ہے۔ تینوں قراردوں کا مجملاً خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

قرارداد اوّل

یہ کانفرنس جو افغانستان۔ آسٹریلیا۔ برما۔ لنکا مصر۔ حبشہ۔ ہندوستان۔ ایران۔ عراق۔ لبنان۔ پاکستان۔ فلپائن۔ سعودی عرب۔ شام اور یمن کی حکومتوں کی نمائندہ ہے حفاظتی کونسل کے اصولوں اور مقاصد سے اپنے تعاون کا اعادہ اور میثاق اقوام کے ماتحت حفاظتی کونسل کے تمام فیصلوں کی تعمیل کو تمام رکن ممالک پر لازم تسلیم کرتے ہوئے تمام موصولہ اطلاعات اور مواد کی بالخصوص حفاظتی کونسل کی حفاظتی کمیٹی کی روئداد کی روشنی میں انڈونیشیا کی صورت پر غور کرتے ہوئے اور یہ محسوس کرتے ہوئے کہ اٹھارہ دسمبر ۱۹۴۸ء کو ولندیزیوں نے جو عسکری جارحانہ اقدام شروع کیا ہے۔ وہ میثاق اقوام کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ اور نہ صرف انڈونیشی جمہوری حکومت کی بقا ہی کے لئے بلکہ جنوبی مشرقی ایشیا اور تمام دنیا کے امن کے لئے خطرہ عظیم ہے

بنابریں اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل سے سفارش کرتی ہے کہ

سیاسی لیڈروں کی رہائی

۱۔ جمہوری حکومت کے ارکان، دیگر جمہوری لیڈر اور انڈونیشیا کے تمام سیاسی قیدی فی الفور رہا اور آزاد کئے جائیں۔

۲۔ جمہوری حکومت کو فی الفور مسترد شدہ علاقہ دیا جائے اور اس غرض سے جاگ جاکرتا کو دوبارہ جمہوری حکومت کے حوالے کیا جائے اور حکومت کو تمام انڈونیشیا میں مواصلات کی سہولتیں اور مشاورت کی آزادی دی جائے۔

سماٹرا، جاوا اور مدورا کے جو اضلاع ۱۸ دسمبر ۱۹۴۸ء سے قبل جمہوری حکومت کے قبضہ میں تھے وہ واپس دیدئے جائیں۔

ولندیزی فوجیں جاگ جاکرتا سے فوراً ہٹا لی جائیں۔ اور باقی جمہوری علاقوں سے بھی بتدریج اور مصالحتی کمیٹی یا اقوام متحدہ کی طرف سے مامور کردہ کسی اور ادارہ کی ہدایات اور شرائط کے ماتحت بہرحال پندرہ مارچ ۱۹۴۹ء تک ہٹا دی جائیں۔

جمہوریہ کی نگرانی پر جو پابندیاں ولندیزیوں نے عائد کر رکھی ہیں۔ انہیں فوراً دور کر دیا جائے عبوری حکومت کے قیام تک جمہوری حکومت کو بیرونی دنیا سے تعلق قائم کرنے کے لئے تمام سہولتیں دی جائیں۔

عبوری حکومت کا قیام

۳۔ اقوام متحدہ کی مصالحتی کمیٹی کی امداد اور مشورہ سے پندرہ مارچ ۱۹۴۹ء تک ایک عبوری حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جس میں جمہوریہ انڈونیشیا اور ان علاقوں کے نمائندے شریک ہوں۔ جو اس جمہوریہ کے زیر نگیں نہیں اور جسے انڈونیشی عوام کا اعتماد حاصل ہو۔

۴۔ اس عبوری حکومت کو تمام حاکمانہ اختیارات حاصل ہونگے اور عبوری حکومت کی درخواست اور مصالحتی کمیٹی کی منظوری کے بغیر ولندیزی افواج کو امن و ضابطہ کی بحالی کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکے گا

۵۔ خارجہ امور میں جمہوری حکومت کو آزادی حاصل ہوگی۔

۶۔ انڈونیشیا کی آئین ساز اسمبلی کے لئے انتخابات یکم اکتوبر تک مکمل کر لئے جائیں۔

۷۔ یکم جنوری ۱۹۵۰ء تک تمام انڈونیشیا کا اقتدار کامل طور پر ریاستہائے انڈونیشیا میں منتقل کر دیا جائے اور انڈونیشیا متحدہ اور نیدرلینڈ کے آئندہ تعلقات کا تصفیہ باہمی گفت و شنید کے ذریعہ کیا جائے

۸۔ مصالحتی کمیٹی یا اقوام متحدہ کی طرف سے مامور کردہ کسی اور ادارہ کو اختیار دیا جائے۔ کہ وہ مندرجہ بالا سفارشات کی تعمیل کروا سکے۔

دوسری قرارداد

حفاظتی کونسل کی سفارشات سے کسی ایک فریق کے انحراف کی صورت میں میثاق اقوام کی طرف سے عطا کردہ وسیع اختیارات کے ماتحت حفاظتی کونسل اپنی سفارشات کی تعمیل کے متعلق فریق متعلقہ کو مجبور کرنے کے لئے مناسب اور مؤثر اقدام اختیار کرے۔ اور اس کانفرنس میں شریک ارکان عہد کرتے ہیں کہ وہ اس ضمن میں کانفرنس کی تدابیر کو جامہ عمل پہنانے کے لئے کامل اشتراک عمل کا ثبوت دیں گی

تیسری قرارداد

قراردادوں میں واضح کردہ امور کے متعلق اشتراک عمل کی ضمانت کے لئے یہ کانفرنس تمام شریک حکومتوں سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں ایک دوسرے سے نامہ و پیام جاری رکھیں اور اقوام متحدہ کے صدر مقام میں اپنے نمائندوں کو بھی ہدایت کر دیں کہ وہ آپس میں صلح مشورہ کرتے رہیں۔